فتبارک اللہ احسن الخالقین

مولفہ وحید زمن جناب سید حمید حسن صاحب بسمل متوطن ریاست رامپور حال المقیم

باغ و بہار محمدی

سنہ ۱۳۲۳ھ

گلشن آباد عرف جاورہ تلمیذ جناب مولوی محمد عبد الرحمن صاحب راسخ دہلوی مدظلہ العالی

[illegible]

۱۰۰۰ جلد — قیمت فی جلد ۴؍

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

دیباچہ

کمترین زمن سید حمید حسین عرف بنّے میان متخلص بسمل متوطن مصطفےٰ آباد عرف
رام پور حال مقیم گلشن آبادی عرف جاورہ محلہ سنبل پورہ خلف خیرخواہ خلق اللہ جناب سید محمد
شاہ صاحب مائل رامپوری مدظلہ تعالیٰ خدمت مین صاحبان فہم و ذکا و عاقلان باصفا کے
ملتمس ہے کہ ایک مدت سے اس خاکپائے رسول اکرم محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو شوق
میلاد خوانی دامنگیر ہے اور سخن لاحاصل و افسانہ ہائے باطل سے نفرت کامل ہے لہذا
تالیف میلاد کا خیال ہوا اور ویرانۂ دل خزانۂ شوق غزلیات دلچسپ سے مالامال ہوا چنانچہ
اس ایام مبارک فرجام مین اس عاجز نے بفضل خداوند انام بہ تعجیل تمام ایک کتاب بنام
باغ بہار محمدی ۱۳۲۳ھ ترتیب دیکر جابجا سے کلام جدید شامل کئے گئے
امید کہ ناظرین ان مضامین نزہت آگین مین سہو و خطا پائین براہ عفو و عطا گذر فرمائین نہ ہدف
سہام ملام نبائین مصداق الانسان مرکب مین الخطاء و النسیان -

راقم شکستہ دل بندہ سید حمید حسین بسمل مقیم جاورہ محلہ
سنبل پورہ

باغ وبہار محمدی | مسدس | مصنفہ بسمل

اے کریم اے کارساز اے کردگار
کثرتِ عصیان سے ہی بس شرمسار
یہ ترابندہ ضعیف و خاکسار
رحم کر بہرِ رسولِ نامدار
بادشاہا جرم مارا در گذار
ما گنہ گاریم تو آمرزگار

ہوسکا مجھ سے نہ کوئی نیک کام
کیون نہ رون ہے یہ رونے کا مقام
عمر غفلت مین کٹی ساری تمام
التجا پر تجھ سے کرتا ہون مدام
بادشاہا جرم مارا در گذار
ما گنہ گاریم تو آمرزگار

نامۂ اعمال ہے بالکل سیاہ
مین مقصر اور تو ہے عالم اے الہ

ہین کرام کاتبین دونون گواہ
ہو ثبوت ایسا تو پھر ہے یون پناہ

پادشاہا جرم ما را در گذار
ما گنہگاریم تو آمرزگار

مجھ سا نالائق زمانہ مین نہین
مین ہون مشت خاک تو جان آفرین

کمترین ہون کمترین ہون کمترین
مین ہون بندہ تو ہے رب العالمین

پادشاہا جرم ما را در گذار
ما گنہگاریم تو آمرزگار

اہل حاجت کا ہے تو حاجت روا
پر ترے بن کس سے کیجے التجا

ہین ترے محتاج سب شاہ و گدا
یہ دعا ہے یہ دعا ہے یہ دعا

پادشاہا جرم ما را در گذار
ما گنہگاریم تو آمرزگار

سب کے سب تابع ہین تیرے حکم کے
ہون خطائین عمر بھر انسان سے

تاب کیا بے حکم ذرہ ہل سکے
تو رحیم ایسا کہ دم مین بخشدے

پادشاہا جرم ما را در گذار
ما گنہگاریم تو آمرزگار

ہوگیا ورسے پئے جو ابلیس لعین
کھا لیا آدم نے گندم کو وہین
تو نے بخشا جرم اون کا بالیقین
کیا مین اولادِ صفی اللہ نہین

بادشاہا جرم مارا در گذار
ما گنہ گاریم تو آمرزگار

مختصر داؤد کا قصہ ہے طول
بعد زاری کے دعا تو نے قبول
عاجزی سے ہوگیا مطلب حصول
کیون نہ ہو میرا خطا سے دل ملول

بادشاہا جرم مارا در گذار
ما گنہ گاریم تو آمرزگار

دام ماہی مین جو یونس آ گئے
صدمۂ جانکاہ سے گھبرا گئے
فضل سے تیرے رہائی پا گئے
مجکو بھی رنج و مصیبت کھا گئے

بادشاہا جرم مارا در گذار
ما گنہ گاریم تو آمرزگار

بولہب کو قہر سے ناری کیا
ہے دلیل اس بات ثابت یہ ہی
کردئے ناجی ادریس باوفا
حد سے افزون ہے تیرا فضل و عطا

بادشاہا جرم مارا در گذار
ما گنہ گاریم تو آمرزگار

عرض ہے تسہیل کی تجھسے صاف صاف
دے کمال اب دو کرکے حرف کاف

توبہ کرتا ہون خطا میری معاف
گو کیا ہے تیری مرضی کے خلاف

بادشاہا جرم مارا در گذار
ماگنہگاریم تو آمرزگار

ہزار حمد وسپاس اوس پروردگار کو سزاوار ہے کہ جس نے تمامی موجودات کو عدم سے منصفۂ ہستی پر جلوہ گر فرمایا اور واسطے ہدایت کرنیکے اَنْبِیَا وَرُسُل علیٰ انبیاء و علیہم الصلوٰۃ والسلام کو اپنا نائب ٹھہرایا۔ علی الخصوص اپنے ارادہ ازلیہ سے نگارستانِ جہان کو بوسیلۂ ذات باصفات مظہر کل موجودات مصدر فیض لاہوتی منبعِ صفات جبروتے فخر نسل آدم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مرتب کیا۔ اور اودسے آفتاب عالمتاب کے جمال جہان آرا سے روزات مکتوبات کو نوازے مرتب فرمایا والشمس آپکا وصف رخ نیکو ہے واللیل آپکے توصیف موئے عمبر بو ہے۔ مخاطب بخطاب وَمَا اَرْسَلْنَاکَ اِلَّا رحمۃ اللعالمین۔ موصوف بصفت کُنْتُ نبیاً و آدم بین الماء والطین۔ طغرائی منشورِ نعتِ خاتم مقصوص ناموس رسالت خلاصۂ موجودات سُلالۂ کائنات مفتاح مشکلات مصباح ظلمات ماحی جورو اعتساف عروج عدل و انصاف مطلوب ارباب شریعت مقصودِ اصحاب طریقت حبیب الرحمٰن عمیم الاحسان نبی الحرمین امام القبلتین رسول الثقلین انیس الخائفین رئیس العالمین شفیع المذنبین قدوہ جن و بشر سرورِ شفیعان روز محشر تخت نشین سدرۃ المنتہیٰ والے قبضۂ قابہ قوسین او ادنیٰ علتِ غائی آفرینش مورد کتاب آسمانی مخزن علوم ربانی منبع حسنات مشعل معراب حضرت ابوالقاسم محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلوٰۃ اللہ ہم اجمعین

کنایہ خاص مزمل لقب ہے مصطفیٰ تیرا
فزون ہے جلوۂ خورشید سے حسن ضیا تیرا

ہوا طاہا و یٰسین نام اے خیرالورا تیرا
دبیر لایزل نے وصف قران مین لکھا تیرا

تجھے زیبائی ہے محبوبی کہ عاشق ہے خدا تیرا

مشبہ تجھکو خوبان جہان کی بادشاہی ہے — سوار چشم غلمان تیرے گیسو کی سیاہی ہے
جمال یوسفی سے تو وجاہت مین کمائی ہے — وہ مشتاق زلیخا ہے تو مشتاق الٰہی ہے

مسخر حور ہو وہ حسن ہے معجز نما تیرا

وطہر قلبک دل کیلئے قران مین آیا ہے — تقلب وجہک توصیف رخ مین خاص پایا ہے
وما ینطق زبانکی مدح مین خفے جتایا ہے — بقولون ہواون صفت کانونکی لایا ہے

ثنا خوان یارسول اللہ ہے رب العلا تیرا

وظیفہ ہے ترا اسجا تو بالا اے شہ ذیشان — قسم کہائی لعمرک بی الالٰی نے فی القران
صفت ہو تیری اہل بیت اطہر کی اہن امکان — لیذہب عنکم الرجس ہے اونکی شا مین شایان

تیری اولاد کا مداح ہے خود کبریا تیرا

خدا نے جرم گندم پر کیا آدم کا حال افشا — لگا لگہرے جو اسے چہڑایا دی کمال ایذا
رہے جب تین سو برس اشک ریزان گنہ بخشا — خطائین سیکڑون کرتے ہین ہم اور کچہ نہین پروا

ہمین عفو جرائم کا وسیلہ ہے سہرا تیرا

رب سلم علی رسول اللہ — مرحبا مرحبا رسول اللہ

	اوسکی کشتی کو موج کا کیا ڈر		جسکے ہین رہنما رسول اللہ	

اور درود و نا محمد و و انکی آل اطہار و اصحاب اخیار پر بہیجنا چاہیے کہ امور دنیوی و دینی ہین دامن اتباع آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہاتہہ سے نچہوڑا اشاعت دین و اسلام مین بہر گرم ہو کر عرب و عجم سے نام کفر کا مٹایا۔ رب سلم علی رسول اللہ مرحبا مرحبا رسول اللہ

اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰٓاَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا۔ اللہ جل شانہٗ و عم نوالہٗ اس مقدس آیت مین کمال تاکید سے اپنی صلوٰۃ آنحضرت پر بہیجنا ثابت کرتا ہے۔ یعنی اے ایمان والو درود بہیجو اوپر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور نیز ہم بھی درود بہیجتے ہین۔ اور ہمارے فرشتے بھی پس سمجھنا چاہیے کہ اللہ پاک کا درود کیا ہے یعنی رحمت نازل کرنا امت محمدی پر اور درود فرشتون کا کیا ہے کہ گواہی دینا اوپر اوسکے اور درود ہم لوگو نکا کیا ہے کہ زبان سے کہنا۔ اللہم صلّ علی محمد بارک وسلم۔

غزل

وا پہ بہیج درود و سلام سدا جاکی در سے ہیو جبرئیل امین

واکو ختم رسل کرتار کیو نازل کینا قران مین

کاہو الیکو بیت کہاوت سو جاکو بہیج براق بلاوت ہے

رب روپ سروپ کہاوت ہے اور جہان لیت عرش برین

واکے نینن انجن سار بہے ما زاغ سے کا جلبا کینے

وَاللَّیْل سے سو بہاکین کی والشمس سے داکو نور جبین

سمراج کیو سے نور خدا قاب قوسین او ادنیٰ

اے صلّ علیٰ اے صلّ علیٰ کو گت ہین ملک اور حور عین

واکو بولت ہے رب اکبر انا اعطینک الکوثر

کیسو دین و دنی کے ہین سرور جاکی صفت کین طٰہٰ الیٰسین

مسلمانو خدا و نبی حقیقی حسن پر صلوٰۃ بہیجنی ہم کو چاہیے کہ اپنا جان و مال اوس نام پاک پر لٹائین اور تقاضائے محبت بہی یہی ہے کہ مطلوب کو سوتے جاگتے نہ بہولے وہی تو ایک یار ہے کہ

جس کا نام نامی ۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ۔ احمد مختار ہے لباس بشر میں نور خدا تھا و اللہ عالم کیا ماجرا تھا ۔ بندہ ہو کر خدا کا حبیب ہوا یہ رتبہ اس کو نصیب ہوا ۔ مسدس

نور آنکھوں میں بھر اور وہ رسیلی چتون
زلف سے رات بنی چہرہ سے روز روشن

بانکی رنگیانی سج دھج سے لبھاتی ہے من
آب و تاب دُر دندان سے بنے دُرِّ عدن

مرحبا سید مکی مدنی العربی
دل و جان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

روپ مان پور رہے سج دھج تورے کارن
دہی ملتا ہے خدا سے جسے ہی یہ درشن

آس ہے لے کے سندرتا سکھی ہو وے جیون
چھپ دکھلاتا ہے دوئی کو وہ مرا من موہن

مرحبا سید مکی مدنی العربی
دل و جان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

کس مزے سے یہی کہتی ہے زبان سوسن
دین کے کبھہ چرن تورے ہاین آیو چومن

میٹھی باتوں سے بھرا ہے یہ ترا درج دہن
مورے ہاتن سے نہ چھوٹے گا تمہارا دامن

مرحبا سید مکی مدنی العربی
دل و جان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

رب سلم علی رسول اللہ
اوسکی کشتی کو موج کا کیا غم

مرحبا مرحبا رسول اللہ
جسکے ہیں ناخدا رسول اللہ

عاشقان رسول اللہ صلی اللہ وسلم اللہ جل شانہٗ کو ہمارے رسول کریم سے کسقدر محبّت ہے اگر آپکی تخلیق منظور ہوتی تو زمین و آسمان جو کچھ اوسمین ہے کچھ بھی ہوتا۔ جو دل عشق رسول کی لذت اوٹھا چکے ہین اوسمین کسی کی محبّت جگہ نہین کر سکتی استن حنانہ جو مسجد نبوی مین ایک لکڑی کا ستون تہا۔ اوس آرام جان کی جدائی مین بیتاب ہو ہو کر اور چلاّ چلاّ کر رو رہا ہے ہائے ہم ایک چوب خشک سے بھی کم ہین۔ غزل

شکر ہے ٹھہری طبیعت آج گھبرائی ہوئی	ذکر احمدؐ سے مجھے حاصل شکیبائی ہوئی
یا محمدؐ کسطرح ہوگی خدا کے سامنے	وہ میری نیچی نظر وہ آنکھ شرمائی ہوئی
محفل میلاد مین بٹتی ہین کیا کیا نعمتین	لوٹ لو اے دوستو دولت ہے گھبرائی ہوئی
ہمنے جب کی محفل میلاد شاہ انبیا	ٹل گئی سر سے ہمارے بلا آئی ہوئی
جاو رہ سے جب مدینہ کو چلا دیوانہ وار	آگے آگے دوستو خلقت تماشائی ہوئی
یا علی مشکل کشا مشکل کشائی کیجیے	انہونوں سر پر مصیبت ہے بہت آئی ہوئی

چھوڑ کر عشق صنم بسمل مسلمان ہو گئے
عمر بھر مین اک فقط تم سے یہ دانائی ہوئی

عاشقان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگر اوس نور خدا نجم الہدیٰ عاشق احمد معشوق صنم کا دنیا مین ظہور ہوتا تو تا قیامت طریقہ بت پرستی بیت الحرم سے دور نہوتا۔ جو اوس کا قدم زمین پر نہ آتا تو تمام کار رسالت یون ہی نا تمام رہجاتا اوسی کی مشعل شرع نے چراغ اسلام کا روشن کیا ظلمت کفر کا داغ مٹایا۔ ایسی روشنی شمع رہبری کی دکہائی کہ راہ بہولونکو سبیل نجات ہاتھ آئے بہشت اوسکے دوستون کی فرش راہ ہے چشمۂ کوثر اوسکے خادمون کی جارہ ہے جب وہ ابہار تیرہ شفاعت دکہائیگا باغ جنت دلائے گا ظلمت گو گناہ پر رشک آئے گا آخر یہ زبان پر لائے گا کہ۔ غزل

آؤ مشتاقان محفل محفل میلاد مین
مدح خوان پڑھتے ہین گویا پھول منہ سی جھڑتے ہین
ہر طرف سے اُمتی پڑھتے ہین تسلیم و درود

رحمتین بیحد ہین نازل محفل میلاد مین
کیا چہکتے ہین عنادل محفل میلاد مین
ہے عجب اک شان حاصل محفل میلاد مین

جنکا دل گھائل ہوا عشقِ رسول اللہ سے
ہین تڑپتے مثل بسمل محفل میلاد مین

عاشقان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ محفل میلاد شریف کرنا نہایت عمدہ اور بہتر طریقہ ہے۔ بلکہ منعقد کرنا اس بزم متبرک کا ہر مسلمان پر فرض ہے کیونکہ اس سے مضبوطیٔ ایمان ہوتی ہے اور حق تعالیٰ جل جلالہٗ و عم نوالہٗ نے اس محفل پاک کو نہایت بزرگی و برتری بخشی ہے کہ اسمین نور ملائکہ اگر شریک ہوتے ہین۔ اور طرح طرح کی رحمتین نازل ہوتی ہین۔

غزل

حبیب کبریا صلی علیٰ کی آج محفل ہے
نہو کیونکر نزول رحمتِ خالق یہان اسدم
مرادِ دل حسن جو ہو وہ مانگو آج پاؤ گے

محمد مصطفےٰ و مجتبیٰ صل علیٰ کی آج محفل ہے
خدا کے خاص پیارے دلربا کی آج محفل ہے
تمہارے حامی و حاجت روا کی آج محفل ہے

پڑھو صلواۃ ذکر احمد مختار ہوتا ہے
بیان وصفِ جمال سید ابرار ہوتا ہے
مرے دل مین خیالِ احمد مختار ہوتا ہے
تصور مین دکھا دیتے ہین وہ جلوہ عنایت سے
ہوئے ہم خانہ ویران کہتے ہین ارمان یہ دل کے
خموش ہوکر نہ بیٹھو عاشقو اس بزم مولد مین

سراپا گوش ہو جاؤ بیان یار ہوتا ہے
در و دیوار محفل مطلع انوار ہوتا ہے
ہمارے گھر مین اب مہمان خدا کا یار ہوتا ہے
دل بیتاب ہر دم طالب دیدار ہوتا ہے
تصور آپکا جانیکو جب طیار ہوتا ہے
پڑھے جاؤ درود اسجا بیان یار ہوتا ہے

نہو یاد آپکو اور بسمل خستہ مرے تم پر

محبّت مین کہین ایسا ہی اے سرکار ہوتا ہے

عاشقو آسمان کو زمین پر اس بات کا غبار ہے کہ حضرت نہ مجھپر پیدا ہوئے اور نہ آپ کا مجھپر مزار ہے۔ پھر انور کو یہی جلن ہے کہ افسوس صد افسوس بغیر میرے آپکے روضہ مین شمع روشن ہے ماہ کے دل پر اسیکا داغ ہے کہ مین یہان ہون اور وہان جلتا چراغ ہے تارے اسی حسرت سے ٹوٹتے ہین کہ گل چراغ کی بہار لوٹتے ہین دہنک کی جو سبز و سرخ لکیر ہے یہ محراب روضہ کا نقشہ تحریر ہے دل بادل جو گرجتا ہے دل سے آپ کی محبّت کا دم بہرتا ہے بجلی چمک کر جو چھپ جاتی ہے آپکے روضہ کے سہرے کلس کی جھلک سے شرماتی ہے برق یہ بیقراری دکہاتی ہے کہ بار بار کڑکا بجاتی ہے اور بدلی باؤلی ہی گاتی ہے اور اسطرح سناتی ہے۔ غزل

جب سے بشکل ساقی ابر کرم آنکھون مین ہے
کچھ عجائب کیفیت بے کیف و کم آنکھون مین ہے

ظاہر و باطن عیان ہے بیر مازاغ البصر
جا ہے سرمہ یار کی خاک قدم آنکھون مین ہے

آرزوے پاے بوسی انتظار دید مین
جان آئی ہے لبون پر اور دم آنکھون مین ہے

پوچھئے حالت شہا اپنے عاشق بیمار کی
زرد ہے رخ جسکے لب پر اور دم آنکھون مین ہے

ڈہونڈہتے پھرتے ہو کیا دیر و حرم مین اے حمید
آؤ دیکھو ہم دکھائین وہ صنم آنکھون مین ہے

وہ کون ایسا دلدار ہے کہ خدا جس کا خود طالب دیدار ہے وہ خاص احمدؐ مجتبیٰ محمدؐ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہے جو تمام نبیون کا سردار ہے۔ خمسہ

ہوا ہے جلوہ گر کونین مین جلوہ محمدؐ کا
زیادہ حد سے چمکا ہے ستارہ اوس انوار بیحد کا

وہ شمع بزم عرفان سے گھر سے ہجر سرمد کا
طلوع روشنی جیسے نشان ہو شہ کی آمد کا

ظہور حق کی حجت ہے جبا مین نور احمدؐ کا

غزل

تعالی اللہ مین مداح ہون ذات محمدؐ کا
مرے ہر نفس مین عالم ہے اک نور مجرد کا

ہر اک جھونکا ہوا کا باغ مین کہتا ہے پھولون سے
مدینے مین گذر ہے روح شیدائے محمدؐ کا

سوا ہون فرقت احمدؐ مین مجھکو دفن مت کرنا
نہ ہو آغوش رحمت مین نشان تا مرے مرقد کا

لحد مین شغل نعت مصطفائی تا قیامت ہو
وظیفہ مجکو یا رب ہو سدا نام محمدؐ کا

گلے مل کر شفاعت سے کہے گی بخشش امت
کہ نکلا حوصلہ کیا تمنائے محمدؐ کا

تمنا ہے کہ دم نکلے مرا تیرے تصور مین
کہ مٹجائے کہین جھگڑا میری روح مقید کا

غشی طاری ہے کلک مانی و بہزاد قدرت کو
کھنچا ایسا یہ ہی نقشہ سراپائے محمدؐ کا

نبی صلعم کا نام جو ہنگام مردن حرز بازو تھا
لحد نے ہی مجھے مژدہ سنایا خیر باشد کا

محمد عربی کا نہین کوئی ثانی
بلا کے درگہ والا مین بخشدی امت

کہ جسکی عیسیٰ موسیٰ کرے ہین دربانی
کری خدا نے محمدؐ کی کیسے مہمانی

عاشقو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ لَا یُؤمِنُ اَحَدُکُم حَتّٰی اَکُونَ اَحَبَّ اِلَیہِ مِنَ النَّفسِ وَمَالِہٖ وَوَلَدِہٖ وَوَالِدِہٖ وَالنَّاسِ اَجمَعِینَ - یعنی مومن کامل نہین ہوتا جب تک کہ عزیز نہ رکھے مجکو زیادہ اپنے مال اور اولاد اور مان باپ اور ساری دنیا سے - غزل

الفت غیر الہ اکو دل مین جا دون تو سہی
پارۂ آئینہ کعبہ مین لگا دون تو سہی

سلطنت کیا مال ہے اور دولت دنیا ہی کیا
نقد جان تک راہ مولا مین لٹا دون تو سہی

ہون گدائی طالب وصل حبیب پاک مین
آہ دل کی عرش پر دہونی لگا دون تو سہی

آیگی امت میری محشر مین جب بہر حساب
جلوۂ خالق سے ستارہ بنا دون تو سہی

کل قیامت مین وہ محبوب خدا فرمادینگے
آج آپنے شان محبوبی دکھا دون تو سہی

مل گیا حضرت کا سنگ آستان تو دیکھنا
سنگ اسود کے بھی پہلو کو دبا دون تو سہی

طور پر دیکھا جو تہا چلئے مدینہ تو ذرا
وہ تجلی آپکو موسی دکہا دون تو سہی

سبحان اللہ مسلمانون کیا خوب شہر مدینہ ہے کہ گلستان ارم جسکے روبرو خجل اور شرمندہ ہے کیونکر نہو حبیب کبریا احمد مجتبی محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم رونق افروز ہے - اور بعد وفات آپ کا وہان روضۂ منورہ بنا سچ تو یہ ہے کہ پروردگار عالم نے اوس سرزمین کو عجیب شرف بخشا ہے کہ برابر رات دن وہان ابر رحمت برستا ہے عاشقان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عجب سرزمین ہے اور عجب آسمان ہے کہ جسکی توصیف وثنا مین قاصر زبان ہے ۔ غزل

آستان سرور کون ومکان کچھ اور ہے
وہ زمین کچھ اور ہے وہ آسمان کچھ اور ہے

طور سینا کیا ہے موسی اور کیا اوس کا سفر
ای کلیم اللہ سیر لامکان کچھ اور ہے

مین ہون مداح نبی بلبل ثنا خوان چمن
رنگ انکا اور ہے اوسکی زبان کچھ اور ہے

احمد بے میم و احمد مین ہے پردہ میم کا
اصل مین کچھ اور ہے سکو گمان کچھ اور ہے

واعظون کی پند مین بسمل اثر کیا خاک ہو
خواہش دل اور ہے طرز بیان کچھ اور ہے

عاشقو فرشتے اوسکی زیارت کو آتے ہین جبرئیل علیہ السلام وہان کی پاسبانی کرتے ہین خوشاحال اون بندگان مومنین کا کہ جو وہان جاتے ہین اور سعادت دارین پاتے ہین اور پانچون وقت کی نماز مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم مین ادا کرتے ہین ایک ہم پریشان حال ہین کہ دربدر طمع دنیا سے مارے مارے پھرتے ہین اور پھر رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم مین گویا بزبان اسطرح عرض کرتے ہین مخمس

کہان سے یار تو اور ہم کہان اکر یار بیٹھے ہین ابتو سو پر کر دیا احمد پیارے آ کو	دوہا	تیرے وحشی دیار ہند سے بیزار بیٹھے ہین ندیا مین یا پریت کے آن پڑی ہے ناؤ
	بلا لے اپنے کوچہ مین کہ ہم طیار بیٹھے ہین	
نہین پروا کسی کو جان تیرا بیمار کہوتا ہے ناہی سنگ سنگاتی ہے اور ناسے کوؤ یار	دوہا	بوقت بیکسی سچ ہے کسی کا کون ہوتا ہے تورے کارن احمد اجا کٹم پروار
	یہ وقت آیا ہے کیسا ہمید ہم بے یار بیٹھے ہین	
بنا ہے اپنا شیدا تو دکھا کر روے زیبا کو چھپنے مین کاہے کہا احمد پیارے مو سے	دوہا	دکھایا جسطرح تہا تو نے جلوہ اپنا موسیٰ کو اگر ملجاے تو کہین تو من مین رکھ لون تورے
	یونہی مدت سے ہم بہی طالب دیدار بیٹھے ہین	
بہلا کیا خاک زاہد آپ کے سمجھانے سے ہوگا ابتو احمد اُلٹو ہی رکھ لو لاج	دوہا	کہو انکار کسکو یار کے گھر جانے سے ہوگا اپنے دوارے بولا تو سدہرین موہ کے کاج

تو جب چاہے بلائے ہم یہان طیار بیٹھے ہین

رب سلم علے رسول اللہ اوسکی کشتی کو سوچ سے کیا غم	مرحبا مرحبا رسول اللہ جسکے ہین ناخدا رسول اللہ
محمد عربی کا نہین کوئی ثانی بلا کے درگہ والا مین بخشدی اُست	کہ جنکی عیسیٰ و موسیٰ کرین ہین دربانی کری خدا نے محمدؐ کی کیسی مہمانی

جب خداوند کریم کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تخلیق اس عالم مین منظور ہوئی تو پہلے قالب خاکی آدم علیہ السلام کا طلب فرمایا اوس کے بعد روح سے کہا کہ ادخل فی ہذا الجسد روح نے مٹی کے پتلے پر کچھ التفات نہ کیا دوبارہ پھر حکم ہوا روح نے پھر بھی کچھ خیال نہ کیا تیسری مرتبہ بارگاہ ایزدی سے ارشاد ہوا کہ اے روح اوس نور دل افروز پر نگاہ کر جو آدم کی پیشانی روشن گئے ہے جب روح کو نور محمدی نظر آیا وجد مین اسطرح کہنے لگے۔ **غزل۔**

بدلم ز نور محمدی جو دیا خدا نے جلا دیا
کرون شکر او سکا نہ کیون ادا مرے تن بدن کو جلا دیا

گیا بھول ہوش و حواس کو ہوا مست دید سے مو بمو
وہین پھر کے کاسہ دل مین تب مئے وصل کو جو پلا دیا

ہوا وصل جب مجھے فضل سے ہوئی تب خبر مری اصل سے
اوسے دیکھا ایسی جو شکل سے وہین سر کو اپنے جھکا دیا

گیا سر جھکا جو مراقبہ کیا خود کا خود وہین مشاہدہ
مجھے جلوہ اپنا دکھا کے پھر مرے دل سے پردہ اوٹھا دیا

ہوا جبکہ مجکو مکاشفہ کیا دل کا دلین معائنہ

مجھے عین عین سے دی خبر مرے دل سے نقطہ مٹا دیا

ہوا حکم کن سے کسے بھلا فیکون کس سے سے برملا

وہین امر د آمر ہو کے خود وہین خود کو خود ہی سنا دیا

سے تھے قدم مین ہم سبھی ایک تن اور عدم مین آ ہوے تو دمن

تو پہنا کی خرقہ مکر و فن سن و تو کا جھگڑا لگا دیا

دہان دیکھیے نہ نشان رہا نہ مکان نہ کچھہ نہ زمان رہا

یہان بے نشان کو نشان کیا یہ خدائی کو بھی دکھا دیا

پس یہ کہکر روح برکت نور محمدی آدم کی قالب مین ہنسی خوشی سے داخل ہوئی آدم علیہ السلام بسم اللہ کہکر اوٹھہ کھڑے ہوئے - اور دیکھا کہ عرش مجید پر نورانی حرفون مین لکھا ہے کہ لا الہ اللہ محمد رسول اللہ پوچھا کہ بار تعالی یہ کسکا نام نامی و اسم گرامی اپنے نام پاک سے ملایا جواب ملا کہ اے آدم جسکے صدقے مین تو پیدا ہو جسکے ہم عاشق ہین جس سے خلقت کی ابتدا ہوئی اور جسپر رسالت کا خاتمہ ہوگا وہ کون گنہگاران اُمت کا بیڑا پار لگانیوالے بیکسون اور غریبون کے ناز اوٹھانیوالے احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اے عاشقان رسول اللہ مقام غور ہے - یقین

اس نرگس ستانہ کا اعجاز تو دیکھو دل بستے ہین حورون کے یہ انداز تو دیکھو		اللہ بھی ہے شیفتہ یہ ناز تو دیکھو سر تا بہ قدم حسن خدا ساز تو دیکھو

	دلکو مرے تسخیر کیا اک عربی نے مکی مدنی ہاشمی و مطلبی نے	

عیسیٰ ہین لب لعل شکر بار پہ صدقے		موسیٰ ہین اگر جلوہ رخسار پہ صدقے

مین کیون ہنون پہر سے ابرار پہ صدقے
رفتار پہ قربان تو گفتار پہ صدقے

دل کو میرے تسخیر کیا اک عربی نے
کی مدنی ہاشمی و مطلبی نے

کیا سرمہ بھری آنکھین ہین سب سرمہ لگائے
آہوئے حرم سے کہو نظارے کو آئے
ہمدرد ہون مین آکے ذرا درد بٹائے
مین اوس سے کہون وہ یہ سبھی کہہ کے سنائے

دل کو مرے تسخیر کیا اک عربی نے
کی مدنی ہاشمی و مطلبی نے

القصہ بعد اوسکے سب فرشتون کو ارشاد باری ہوا کہ آدم کو سجدہ کرو سب نے سجدہ کیا مگر عزازیل حکم ربی نہ بجالایا طمانچہ غضب کہایا شیطان کہلایا تب اسطرح زبان پر لایا کہ الٰہی جل شانہ وعم نوالہ

غزل

آدم کے قدم پر تو سر جھکایا نہین جاتا
توقیر کا رتبہ یہ گھٹایا نہین جاتا
حسد ہا ہے مجھے سجدے کئی لاکھون ہی کرونگا
سر مٹی کے پتلے کو جھکایا نہین جاتا
خالق تو ہی مالک تو ہی معبود تو ہی ہے
مجھسے تو نیا داغ لگایا نہین جاتا
منہ دیکھہ خلیفہ کا یہ سجدہ نہی گا
کیا خوب ادھایا سے اٹھایا نہین جاتا

تو سر نہ جھکا اسکو بگڑ جائے تو کہیو
بے پر کے اڑے مجھسے اڑایا نہین جاتا

اور عرض کرنے لگا کہ تو کیون اسکو پیدا کرتا ہے یہ زمین پر جا کر خونریزیان کریگا ہم تیری عبادت کو تھوڑے ہین کہ تو اس کو پیدا کرتا ہے بس حکم ہوا کہ انی اعلم ما لا تعلمون ۔ یعنی جو ہم جانتے ہین وہ تم نہین جانتے الغرض یہان سے آدم کا دشمن شیطان ہوا ۔ الغرض وہ نور کامل السرور آدم علیہ السلام سے درجہ بدرجہ اور مرتبہ بمرتبہ منتقل ہوتا ہوا حضرت عبد اللہ بن عبد المطلب تک پہونچا ۔ اور بارہوین تاریخ ماہ جمادی الاخر شب جمعہ کو حضرت بی بی آمنہ خاتون کو تفویض ہوا اے عاشقان محمد و اے طالبان احمد ہی اب خوش ہونے کا مقام ہے کہ اب آپ تشریف لاتے ہین ۔ ابیات

آمد آمد ہے جہان کے شاہ کی
ہے زبان سوسن گلذار پر
جوڑا سنبل کس رہا ہے باغبین
گیسوئے احمد کے دیوانو چلو
آج حسن مصطفیٰ کو دیکھ لو
دیکھلو اے بیقرارو دیکھ لو
آج نظارہ ہے ماہ عید کا
رحمت حق کا ہے عالم مین درود

آمد آمد ہے رسول اللہ کی
انّ ہذا مولد خیر البشر
گل خوشی سے ہنس رہا ہے باغبین
بادہ کوثر کے مستانو چلو
آج نور کبریا کو دیکھ لو
اپنے پیغمبر کو یارو دیکھ لو
دلمین رہجائے نہ ارمان دید کا
یہ غزل پڑھکر پڑھو دل سے درود

غزل

یا رسول اللہ کل عالم ہے شیدا آپکا
بھرتے ہین دم حضرت خضر و مسیحا آپکا
آنکھمین نور آپکا ہے سر مین سودا آپکا
کونسی محفل ہے خالی آپکی توصیف سے

عرش سے تا فرش تک ہین ہے جلوہ آپکا
پڑھتے ہین موسیٰ کلیم اللہ کلمہ آپکا
دلمین الفت آپکی ہر لب پہ کلمہ آپکا
اے شہ دین ہر جگہ ہوتا ہے چرچہ آپکا

یہ اگرویش نظر سے تو وہ ہی درد زبان
طور پر جو دیکھکر غش حضرت موسیٰ ہوئے
خاتمہ بالخیر ہوگا یا محمد مصطفےٰ
نار دوزخ سے نکالا خلد مین داخل کیا
بند کی آنکھہ اور زیارت سے مشرف ہوگئے
کون پھر غمخوار ہو میرا تمہارے ماسوا

پیاری صورت آپکی اور نام پیارا آپکا
یا محمد نور تھا اللہ کا یا آپ کا
نزع مین گر نام اقدس منہ سے نکلے گا
یا شفیع المذنبین ہو بول بالا آپکا
جمگیا ہے اپنے دلمین خوب نقشہ آپکا
گو مین ہون سب سے برا پر ہو مین کسکا آپکا

سوئے طیبہ کسلئے بسمل کو بلواتے نہین
کیا نہین ہے اے حبیب حق وہ شیدا آپکا

راوی لکھتا ہے کہ جس رات کو آمنہ خاتون حاملہ ہوئین دو سَو عورتین اس رشک وحسد سے مر گئین کہ یہ دولت ابدی اور سعادت سرمدی بی بی آمنہ خاتون کو ملی ابلیس پہاڑوںمین جا چھپا چالیس شبانہ روز صحرا اور دریا مین سرگردان رہا بت روئے زمین کے سرنگون ہوئے حیوانات قریش کے بولنے لگے اور بشارت دی مشرق کے چرند و پرند نے مغرب کے چرند و پرند کو کہ آج آمنہ خاتون حاملہ ہوئین۔ اب زمانہ خیر البشر ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہور کا نزدیک آیا جس رات کو آپ پیدا ہونے والے تھے وہ کیسی رات تھی گویا کہ شب برات تھی غنچہ زر نقد رہا تہہ مین لئے تھے وامن حرا کو لبالب بھر سے تھے۔ بلبل نے تمنائے وصال میں گل چھوڑے تھے۔ عنان صبر جانب دست اشتیاق مین منہ موڑے تھے۔ دریچہ فلک کشادہ ہوگئے تھے سوار پیادہ ہوگئے۔ مہر و ماہ فلک گردش قسمت سے باز رک گئے تھے۔ نہالان چمن اپنے اپنی ڈالیان لئے ہوئے جھک گئے تھے۔ قدسی آسمان پر باواز بلند چلاتے اور شور پر شور مچاتے تھے۔

غزل

گل نعت احمد ہمکو کھلا چاہتا ہے
ہر ایک دل کا مقصد ملا چاہتا ہے

کوئی تو مرض سے شفا چاہتا ہے
یہ بسمل مرض لا دوا چاہتا ہے

نہ مسند نہ ظل ہما چاہتا ہے
فقط اپنے دل مین دلا چاہتا ہے

یہ وہ پھول ہے جسمین کانٹا نہین ہے
مئے عشق احمد پیا چاہتا ہے

مدینہ کی گلیون مین کہتا پھرون مین
یہ سینہ تمہین سیئڈا چاہتا ہے

مری روح نکلی مزار نبی پر
یہی دل میرا مدعا چاہتا ہے

مدینہ کہان اور یہ عاجز کہان ہے
پہونچنے کو بخت رسا چاہتا ہے

غریبون کا یاور محبت غریبان
کوئی دم مین پیدا ہوا چاہتا ہے

چلو ذکر حضرت سنین حمل کے یارو
غزل کوئی بسمل پڑھا چاہتا ہے

حضرت بی بی آمنہ فرماتی ہین کہ جب نو مہینے مدتِ حمل کے گذر گئے اور روز ولادت کا وقت قریب آگیا۔ تو کیا دیکھتی ہون۔ بند

دیکھا تو میرے گھر مین در آئین زنان چند
ہمصورتِ نہال رطب قامت بلند

رنگین لباس خلد ہین پہنے وہ ارجمند
خوشبوییان نافہ مشک اُنکے جوڑے بند

بولین کہ حق نے بھیجا ہے طاعت گر اسطے
ہم آئے ہین حضور کی خدمت کیواسطے

اونمین سے ایک بولی کہ حوا ہے مرا نام
کہتی تھی دوسری مجھے سارا کہین تمام

اور ہاجرہ تھی تیسری چوتھی کا تھا کلام
مین آسیہ ہون بیٹی مزاحم امترام

ہم چارون آئین تری اعانت کیواسطے

بھیجا خدا نے تیری اطاعت کیواسطے

اور فرماتی ہین کہ بعد اوسکے ایک آواز وہشتناک میرے کان مین آئی کہ جسکو سنکر مین گھبرائی ناگہ ایک مرغ سفید آیا اور اوس نے بازو میرے سینہ پر ملے پھر وہ خوف مجھسے دور ہوا مگر تشنگی غالب ہوئی پانی کی طالب ہوئی۔ پھر اوس نے ایک پیالہ شربت کا جو شہد سے زیادہ شیرین اور دودھ سے زیادہ سفید تھا تین بار اصرار کرکے پلایا پھر اوس نے میرے شکم کی طرف ہاتھہ پھیلایا اور پاوس کو ملنے لگا اور اسطرح گویا ہوا۔ شعر

مسند نشین ہو عرش معلیٰ ہو جلوہ گر
مہتاب منزل شب اسرای ہو جلوہ گر

مفتاح قفل گنج فا وحی ہو جلوہ گر
خورشید مشرق فتدلیٰ ہو جلوہ گر

اے مہر فیض نور جسم ظہور کر
اے مظہر خدائے دو عالم ظہور کر

الحاصل بارہوین تاریخ ماہ ربیع الاول کو دوشنبہ کے دن اوس نور کرامت ظہور کا ظہور اجلال ہوا۔ شعر

ناگاہ عرش پاک سے اوترا خدا کا نور
آواز دی یہ پھر کے ملک نے سوئے حضور

شمس الضحیٰ نے برج شرف سے کیا ظہور
تعظیم کو اوٹھو کہ برآمد ہوئے حضور

کیا جانتے نہین ہو شہ قلعہ گیر کو
بھیجا ہے بادشاہ نے اپنے وزیر کو

غزل

آج حق کے پیارے تولد ہوئے
آمنہ کے دلارے تولد ہوئے
مطلبی نے یہ ہی آمنہ سے کہا
کیا ہوا کہ ہوئی راحت قلب و جگر
ہوگئے اب ظلمت کفر کافور سب
بولے حضرت کے دادا کہ لاؤ ادہر
فخر سے کہتے تھے سب اہل قریش
جن و انس نے سب محمد کا نام

آج رہبر ہمارے تولد ہوئے
سارے نبیوں کے پیارے تولد ہوئے
کون گھر میں ہمارے تولد ہوئے
وہی گھر میں ہمارے تولد ہوئے
عرش دین کے ستارے تولد ہوئے
ہم بھی کرلیں نظارے تولد ہوئے
گھر میں احمد ہمارے تولد ہوئے
سب کے سب یہ پکارے تولد ہوئے

ہے ثناخواں تو جنکا حمید حسن
وہ محمد ہمارے تولد ہوئے

سبحان اللہ آج اوس شہنشاہ زمین و زمان نے اپنے قدوم فیض لزوم سے اس جہان کو شاداب فرمایا کہ جسکے شان میں وَمَآ اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ ہے۔ آیا۔ کفر یکسر زمانے سے دور ہوا تمام عالم روشن و پرنور ہوا۔ اوس وقت ذرہ ذرہ قطرہ قطرہ زینت خوان اسلام اور ہر شجر و حجر سے آواز سلام آتی تھی۔ سلام

یا نبی سلام علیکم
یا حبیب سلام علیکم
یا رسول سلام علیکم
صلوٰۃ اللہ علیکم

تم امام الانبیا ہو
تم نبی با صفا ہو
جان و دل تم پر فدا ہو
صلوٰۃ اللہ علیکم

تم کو ہو حشمت مبارک
تم کو ہو رفعت مبارک
تم کو ہو امت مبارک
صلوٰۃ اللہ علیکم

یا نبی سلام علیکم
یا حبیب سلام علیکم
یا رسول سلام علیکم
صلوٰۃ اللہ علیکم

یا محمدؐ نام پیارا عرش پر حق نے پکارا سچ پیغمبر ہے ہمارا صلواۃ اللہ علیکم
صاحب انا فتحنا کنت کنزاً کا خزینہ تم ہی ہو شاہ مدینہ صلواۃ اللہ علیکم
یا نبیؐ سلام علیکم یا رسولؐ سلام علیکم
یا حبیب سلام علیکم صلواۃ اللہ علیکم

رب سلم علی رسولؐ اللہ
آرزو ہے یہ ہم غریبوں کی

مرحبا مرحبا رسولؐ اللہ
اپنی صورت دکھا رسولؐ اللہ

اوسکی کشتی کو موج کا کیا غم
جسکے ہین ناخدا رسولؐ اللہ

بند

کہتے ہین آمنہ کے یہ فرزند جب ہوا
پھر اوسکے بعد سجدۂ خالق مین سر رکھا

پہلے زبان سے کلمۂ اسلام کو پڑھا
انگشت کلمہ اپنے اوٹھا کر سوئے سما

کی عرض ایک ایک گنہگار بخشدے
اُمت کو میرے اے مرے غفار بخشدے

ہرگز نہ جسم پاک پہ تھا خون کا اثر
پیدا ہوئے تھے ناف بریدہ وہ خوش سیر

مشغول بہر نور تھے پاؤن سے تا بہ سر
اور نور کی پیرہن تھا مقامات ستر پہ

تشریف لائے خلق مین ختنہ کئے ہوئے

دربارِ حق سے مُہرِ رسالت لئے ہوئے

حضرت آمنہ خاتون فرماتی ہین کہ ایک ابر سفید آسمان سے نمودار ہوا خواجہ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو آغوش رحمت مین لیکر غائب ہوگیا اور منادی غیب ندا کرتا تھا کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو چار طرف عالم کے لیجاؤ اور تمام جن وانس اور ملائکہ کو آپ کا جمال جہان آرا دکھاؤ تاسب جانین کہ جو جو کمالات اور اور انبیا کو جدا جدا عنایت ہوے تھے وہ سب مجموعۂ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ملے ۔ ترجیع بند

حسن یوسف دمِ عیسیٰ ید بیضا داری
انچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری

جمع ہین تجھہ مین جو اوصاف کسی مین نہوئے
نہین تشبیہہ حقیقت مین کسی سے بھی تجھے

مشترک وصف بھی صد چند بڑے اورون سے
ہر کہا کرتے ہین سمجھاتے سمجھنے کے لئے

حُسن یوسف دمِ عیسیٰ ید بیضا داری
انچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری

مین بھی ایک عاشق بیکس ہون ادھر دیکھہ تو لے
کرکے پامال سرِ راہ گذر دیکھہ تو لے

آزما کر میرا دل میرا جگر دیکھہ تو لے
تیرے قربان مجھے ایک نظر دیکھہ تو لے

حسن یوسف دمِ عیسیٰ ید بیضا داری
انچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری

مین بھی ہون برق تبسم کے طلبگارون مین
مین بھی ہون شعلۂ رخسار کے غمخوارون مین

رات گذرے ہے مجھے لوٹتے انگاروں میں
دیکھیے شیں ہوں اک تازہ گرفتاروں میں

حسن یوسف دم عیسیٰ ید بیضا داری
آنچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری

یہ جبین غیرت خورشید یہ عارض گلفام
دیکھ لے تجھکو زلیخا اگر اے ماہ تمام
یہ عبائے عربی اور یہ انداز خرام
پھر تو بھولے سے نہ لے حضرت یوسف کا نام

حسن یوسف دم عیسیٰ ید بیضا داری
آنچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری

دل کو اے شاہ تیرا ذکر بہت بہاتا ہے
جان کیا عضو ہر ایک لطف نیا پاتا ہے
کیا زبان پر دم تقریر مزہ آتا ہے
ورنہ تسبیح کا یہ دن رات چلا جاتا ہے

حسن یوسف دم عیسیٰ ید بیضا داری
آنچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری

رب سلم علیٰ رسول اللہ
مجھکو مطلوب بس یہی دو ہیں
مرحبا مرحبا رسول اللہ
ایک خدا دوسرا رسول اللہ

اسکی کشتی کو موج کا کیا غم
جسکے ہیں ناخدا رسول اللہ

حال رضاعت سلطان باکمال حبیب خوش جمال احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم

بند

اب تھوڑا دودھ پینے کا قصہ سناؤن مین
نہرین مین طفل سخن کو بہاؤن مین
لب پر کلام شیرین کا دریا بہاؤن مین
فرہاد کلک کوہ قلمسندان سراؤن مین

کاغذ کے آج گود کو بھردون مین اینچ کر
مضمون سیر صبح کا ے آؤن کھینچ کر

لکھا ہے مختصر یہ رضاعت کا ماجرا
تا ہفت روز نوش کیا شیر والدہ
جب نور حق نے مہد زمین پر قدم رکھا
رضاع کا سوئے ابائے نے یہ پایا مرتبہ

بعد اوسکے پھر حلیمہ کی قسمت چمک گئی
اس عطر نو بہار سے گودی مہک گئی

روایت ہے کہ وقت ولادت عبد المطلب کعبہ شریف مین تھے کہ یکایک خانہ کعبہ نے مقام ابراہیم مین سجدہ کیا اور کہا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ اللہ اکبر آج خدائے تعالیٰ نے مجھے بتون کی نجاست سے پاک کیا اور ہبل نامی جو ایک بت تھا سرنگون ہوگیا ہاتف غیب نے آواز دی کہ آمنہ کے گھر فرزند تولد ہوا اوسکے غسل کیواسطے ایک طشت زمردین عالم قدس سے لائے ہین اور وہ فرزند ارجمند خاتم المرسلین حبیب رب العالمین ہے عبد المطلب یہ ماجرا سنکر متعجب ہوئے اور آمنہ کے پاس آئے اور پوچھا کہ اے آمنہ وہ نور کیا ہوا آمنہ نے کہا مین نے وضع حمل کیا

اور عجائب و اتفاقات جو اوس وقت دیکھے تھے بیان کئے عبد المطلب نے کہا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو مجھے دکھاؤ آمنہ نے کہا کہ تو اوسے نہین دیکھ سکتا محافظان غیب نے تاکید کی ہے کہ تین دن تک کوئی نہ دیکھے عبد المطلب پر غضب ہوئے - شعر

اتنی سی بات سنتے ہی بس غصہ آگیا
جلد آمنہ بتاو کہاں ہے وہ مہ لقا

جھٹ مطلب نے کھینچ کے تلوار یون کہا
ورنہ مین اپنی جانکو یا تجھکو مارون گا

گھبرا کے آمنہ نے کہا آکے دیکھ لو
وہ گیا ہے اوس مکان مین وہان جاکے دیکھ لو

جب آمنہ نے اوس گل تر کا پتا دیا
نزدیک تھا کہ ہو شجر آرزو ہرا

بس مطلب بحال تجلہ ہوئے ہوا
اور دیکھین اوس بہار دو عالم کی کچھ ضیا

لیکن خدا نہ چاہے تو کسطرح ملتا ہے
جب تک نہ اوسکا لطف ہو کب پھول کھلتا ہے

اوس برج کا کہ جسمین تھا وہ مہر پر ضیا
بس درمیان راہ کے وہ بیٹھتے ہین کیا

باقی تھا مطلب کے ابھی تھوڑا فاصلہ
ایک شخص کھینچ کر دہاین تلوار آگیا

تیوری چڑہا کے بولا ادہر کون آتا ہے
جا لوٹ جا کہان کو تو اے شخص جاتا ہے

جب عبد المطلب نے یہ ماجرا دیکھا تلوار ہاتھ سے گر پڑے اور ہیبت سے تھرا گئے اوس شخص نے

کہا کہ اے عبد المطلب تجھکو معلوم نہین ہے ۹

ہر اک کے یان نظر بھلا کیونکر گذر کرے
جس ماہ پر کہ بار بار خدا کی نظر پڑے

الغرض عبد المطلب وہان سے تشریف لیگئے۔ بعد اوسکے لکھا ہے کہ ایک شبانہ روز تمام لوگ روے زمین کی زبانین بند ہو گئین۔ اور دریاے ساوہ خشک ہو گیا۔ اور آتش فارس کی جو ایک مدت سے روشن تھی بجھ گئی۔

رب سلم علیٰ رسول اللہ
مرحبا مرحبا رسول اللہ

اوسکی کشتی کو موج سے کیا غم
جس کے ہین ناخدا رسول اللہ

جب یہ خبر فرحت اثر تمام عالم مین مشہور ہوئی۔ کہ آج سلطان کونین شہنشاہ دارین نے اپنے قدوم فیض لزوم سے اس جہان کو شاداب فرمایا تو جوج ملائکہ ہمراہ جبرئیل علیہ السلام واسطے استقبال سید عالم رسول اکرم آئے ہے گر ولادت مبارک سے پہلے تھے جبرئیل علیہ السلام سے کہنے لگے کہ اے جبرئیل یہ تو بتاؤ کہ آجکی رات کونسا مسلمان پیدا ہوا ہے کہ جسکی وجہ سے کل ملائکہ کو تعظیم کا حکم ہے جبرئیل نے کہا کہ یہ ذات محبوب امر الٰہی سے انی اعلم ما لا تعلمون باعث کونین و دنیا و دین سید پاک صاحب لولاک نے ظہور اجلال فرمایا ہے جگہہ جگہہ مشتاقون کا ہجوم ہے مبارکبادی کی دہوم ہے ایک سر جھکائے ایک ہجوم ہوق مین ہوش گنوائے کوئی مایۂ دل نذر کرنے کو حاضر کوئی مطلع جان کی نچھاور لیے منتظر کوئی کہتا ہے کہ آج اپنی آنکھیں آپکے قدمون پر ملونگا کسی کا قول ہے آج دامن پر مچل مچل کر ایک ایک مرادلونگا اور کوئی مشتاق با دل بیتاب دیدہ پر آب سر نیاز جھکائے

دست طلب پھیلائے بیقرار ہوکر یون عرض کر رہا ہے۔

یقین مولف

اک بار پھر اسے خانہ بر انداز نگاہ ہے
ہان پھر اوسی صورت سے بہ انداز نگاہ ہے

بیمار ہون از چشم فسون ساز نگاہ ہے
مرتا ہے ترا عاشق جانباز نگاہ ہے

ذر دیدہ فگن دی بمن از ناز نگاہ ہے
قربان نگاہ ہے تو شوم باز نگاہ ہے

مصروف نظارہ کوئی با دیدہ وا ہے
مجذوب کی صورت کوئی بڑ مار رہا ہے

بیخود کوئی مست گہ ناز گھڑا ہے
القصہ ہر اک شخص کے لب پر یہ صدا ہے

دز دیدہ فگن دی بمن از ناز نگاہ ہے
قربان نگاہ ہے تو شوم باز نگاہ ہے

بیٹھا ہون اسی حال مین با دیدہ وا ہے
جانم بلبم میرسد ہر بار نہ آ ہے

شاید کہ گذر ہو ترا اس راہ سے گاہے
ہر بار نہین تو نہ سہی گاہے بگاہے

دز دیدہ فگندی بمن از ناز نگاہ ہے
قربان نگاہ ہے تو شوم باز نگاہ ہے

مانند غم بھری آنکھون کا مستانہ ہے کوئی

شمع رخ پر نور کا پروانہ ہے کوئی

برقِ سرِ طور کا دیوانہ ہے کوئی | یون نالہ کنان پروز خانانہ ہے کوئی

دز دیدہ فگندی بمن از ناز نگاہے
قربان نگاہے تو شوم باز نگاہے

کہتا ہے کوئی بندۂ بےزر ہون تمہارا
چلاتا ہے کوئی مری جانب ہو اشارا

فریاد کوئی کرتا ہے یون نظرون کا مارا
شاہان چہ عجب گر بہ نوازند گدارا

دز دیدہ فگندی بمن از ناز نگاہے
قربان نگاہے تو شوم باز نگاہے

ہان تیر نظر ہو اک کان وار ادہر بہی
قربان تیرے اے مرے دلدار ادہر بہی

ہان خنجر ابرو کا ہو ایک وار ادہر بہی
رہجائے نہ یہ طالب دیدار ادہر بہی

دز دیدہ فگندی بمن از ناز نگاہے
قربان نگاہے تو شوم باز نگاہے

دیکھا تو دریار پہ ہنگامہ ہے برپا
جانبازون کا جھمگٹ ہے دل آزار نگا سیلہ

بسمل کوئی بیدم کوئی اور کوئی سسکتا
اور کوئی جگر تہام کے یون کرتا ہے نالہ

دز دیدہ فگندی بمن از ناز نگاہے
قربان نگاہے تو شوم باز نگاہے

محمدؐ عربی کا نہین کوئی ثانی | کہ جسکی عیسیٰ و موسیٰ کرین ہین دربانی

بلا کے درگہ والا مین بخشدی اُمت
اک خدا نے محمدؐ کی کیسی مہمانی

بیان معراج شریف آنحضرتؐ

بند

اب کچھ بہانہ کیجیے معراج کا بیان
اور کیجیے جلو مین جنود فرشتگان
جبرئیل کو بلائیے ہمراہی کو یہان
گھر بیٹھے کیجیے سیر گلستان لامکان

عرش برین پہ جائیے رفرف کی شکل سے
پیوند آج مرزع کا کر دیجیے اصل سے

شکل براق اسپ قلم کو بنائیے
کاغذ پہ رنگ صبح عیان کا جمائیے
طبع رسا کے برق کو سرعت دکھائیے
رحمت پہ کردگار کے تکیہ لگائیے

دربار کبریا کا بیان حال کیجیے
وصف حبیب حق کا عیان حال کیجیے

راوی نے یون حقیقت معراج سے لکھی
اور بارھوین تھی سال نبوت کی واقعی
تھی بست و ہفت ماہ رجب رات پیر کی
سوتے تھے گھر مین اُمہان کے وہ نور ایزدی

حکم آیا یون امین کو حق کی جناب سے

اسطرح سے ہوئے وہ مشرف خطاب سے

کہ اے جبرئیل آجکی رات گوشہ طاعت اور راویہ عبادت چھوڑ کر کمر خدمتگاری کی مضبوط
باندہ تاج فرمانبرداری کا سر پر رکھ سو رحیل سعادت کا ہاتھ مین لے میکائیل سے کہہ کہ
بانٹ ارزاق ہاتھ سے رکہدے عزرائیل قبض ارواح موقوف کرے اسرافیل صور
چھوڑ دے مشرق سے مغرب تک سب مردون کا عذاب اوٹھا لیا جاوے آسمانون
پر نوبتین صدق و صفا کی بجین فراشان نور چاندنی کا فرش طبقات سموات پہ بچھائین
صحن آسمان دنیا کو جاروب شعاع آفتاب سے جھاڑ کر شیر صحرا اور گلاب روز سے
دہوین عرش کو لباس زرنگار پہنائین سر مہ شب قدر کواکب کی آنکھون مین لگاؤ مالک دروازہ
دوزخ بند کر کے قفل تسکین لگائے حوران جنت آراستہ ہو کر انگیٹھیان عود عنبر کی
سلگائین کشتیان جواہرات بیش بہا کی نثار کو لائین آفتاب نکلنے سے پانی چلنے
سے افلاک گردش سے ہوا جنبش سے باز رہے اور ستر ہزار فرشتے اپنے ہمراہ لیکر
بہشت عنبر سرشت مین جائین اور وہان سے ایک براق برق خرام انتخاب کر کے
سرزمین مغرب مین بنی ہاشمون مین بنی عبد المطلب کے قبائل مین گذر کر اون مین
ایک جوان سہی سرو قد ماہ خد عطارد منظر زہرہ پیکر آفتاب عالم بہرام حشم مشتری
دیدار کیوان مقدار سید ابرار رسول پروردگار کے بالین پر باادب تمام یون عرض کرے

غزل

چلو تو عرش پہ وہ انتظار بیٹھے ہین	نہ کیجئے دیر وہ کچھ بیقرار بیٹھے ہین
تجلی آپنے دکھاؤ کہا یہ موسی نے	تمہارے واسطے ارنی پکار بیٹھے ہین
خلیل کہتے تھے رب جلیل سے آتا	ہم اونکی دید کے امیدوار بیٹھے ہین
فنا جو تجھ مین ہوئے کب رہی ادہر کی خبر	ہم اپنا جانہ ہستی اوتار بیٹھے ہین

قسم قران مین کہائی ہے جسکے گیسو کی
نقاب رُخ سے اوٹہا دیجیے خدا کی قسم

وہ آج کا کلے مشکلین سوار بیٹھے ہین
ادہر تو مین ہون اُدہر اور چار بیٹھے ہین

الغرض جبرئیل علیہ السلام بہشت مین براق کے واسطے آئے چالیس ہزار براق چمنستان خلد مین چرتے دکہائی دئے اون مین سے ایک براق کو دیکہا کہ دریائے سرشک آنکھون سے جاری ہے اور فرقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں اسطرح بیقرار ہی ہے۔

غزل

مچل رہا ہے دل زار مصطفے کیلیے
فنا ہمارے لئے اور ہم فنا کے لئے
خدا نبی کے لئے اور نبی خدا کے لئے
تڑپ رہا ہون جدائی سے یا رسول اللہ
زمین مدینہ کی بہی چومنے کے قابل ہے
نہ چہوڑ جاؤ تم اے زائران روضۂ پاک
مین شوق دید مین مرتا ہون یا رسول اللہ
مریض ہجر نبی ہون یہ ہے علاج میرا
بس فنا ہی جو آنکھین میری ہین وا ایدل
الہی ہم ہی فنائے رسول ہو جائین

مدینہ مجکو دکہا اے فلک خدا کے لئے
بقا تمہارے لئے اور تم بقا کے لئے
ہوئی ہے زینت کونین مصطفے کے لئے
ادہر بہی ہو کہین چشم کرم خدا کے لئے
کہ اس سے بوسہ حضرت کے کفش پا کے لئے
مجہے بہی ساتھ ہی لیلو ذرا خدا کے لئے
دکہا دو مجکو رخ مصطفیٰ خدا کے لئے
مسیح نعت نبی پڑہ مرے شفا کے لئے
ترس رہے ہین یہ دیدار مصطفے کے لئے
دعا یہ کرتے ہین اہل فنا بقا کے لئے

چلو جو چلتے ہو کعبہ کو تو چلو بسمل
بتان ہند کو چہوڑو کہین خدا کے لئے

الہی اوس براق کی آہ وزاری کر نہوئی تہی کہ دریائے الہی جوش مین آیا اور اپنی

سوج قدرت کا تماشہ دکہایا آواز آئی کہ اے جبرئیل اسوقت عاجزی اس براق سراپا اشتیاق کی پسند آئی لہذا ہم نے اپنے حبیب کی سواری کو اسی براق کو پسند کیا. روح الدین نے یہ مژدہ جانفزا براق کو سنایا براق سنتے ہی آپے مین نہ سمایا اور کہنے لگا کہ اے جبرئیل یہ تو بتاؤ کہ اسوقت جناب سرور کائنات کہاں پر تشریف فرما ہین روح الدین نے کہا کہ تو نہین جانتا اے براق. اگر چشم بینا رکہتا ہے تو جان لے. غزل

دین کا سردار مدینہ مین ہے
ڈہونڈتے ہو طور پہ کیا ای کلیم
قبضہ مین ہے جسکے قضا و قدر
جتنے ہین محبوب وہ سب بیوفا
جلد چلو جلد چلو زائرو

سید ابرار مدینہ مین ہے
جلوہ دیدار مدینہ مین ہے
وہ شہ ابرار مدینہ مین ہے
ایک وفادار مدینہ مین ہے
عام یہ دربار مدینہ مین ہے

مجکو بہی لے چل کہین جلدی فلک
مجمع اغنیا مدینہ مین ہے

القصہ جبرئیل امین اوس براق کو لیکر خلوت خانۂ نبوت کاشانہ مین آئے اور اوس گلزار رسالت کو خواب راحت مین پاکر جگانی مین تامل کیا درگاہ باری سے الہام ہوا کہ اپنا منہ ہمارے حبیب کے پاؤن سے ملو اور یہ زبان پر لاؤ کہ خدائے پاک ارشاد فرماتا ہے غزل

جلد آئے محبوب بناتے ہین محمدؐ
بلواکے تجہے عرش معلی پہ پیارے

ہم جلوہ تمہین آج دکہاتے ہین محمدؐ
رتبہ ترا ہم سب سے بڑہاتے ہین محمدؐ

بسمل کو کوئی آکے یہ للہ سنائے

چل تجکو مدینے مین بلاتے ہین محمد

چونکہ ترکیب حضرت جبرئیل علیہ السلام کی کافور سے تہی جسوقت کہ اثر سردی کا پہونچا آپ نے چشم مبارک کہول دی دیکہا کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام استادہ ہین روح الامین سنے مژدہ طلب الٰہی پہونچایا آپنے ارادہ طہارت فرمایا حکم ہوا کہ اے جبرئیل میرے حبیب کو آب کوثر سے نہلا ہنوز بند قبا و تکمہ گریبان وا نہوا تہا کہ رضوان دو صراحیان یاقوت کی اور ایک طشت زمرد کا لیکر حاضر ہوا جبرئیل علیہ السلام نے آپ کو نہلایا اور حلہ نور بہشتی پہنایا عمامہ نورانی آپکے سر مبارک پر باندہا اور ردائے نورانی اڑہائی نعلین سبز پائے مبارک مین پہنائین پٹکا کمر سے باندہا تازیانہ زمردین ہاتہہ مین دیا۔ اوس وقت آپ کا حسن دلکش کچہ اور ہی عالم دکہارہا تہا جبرئیل امین اگر اسطرح کہنے لگے۔ غزل۔

صورتِ نور خدا دیکہا تجہے
آج کا انداز ہی کچہ اور ہے
حسن کے جلوہ نے بیخود کردیا
تو نے آخر لئے قلب و جگر

اور اس سے بہی سوا دیکہا تجہے
دیکہنے کو بارہا دیکہا تجہے
ایک نظر دیکہا تو کیا دیکہا تجہے
اے نگارِ دلربا دیکہا تجہے

کوئی حسرت اب نہین دل مین رہی
ہم کو سب کچہ مل گیا دیکہا تجہے

پہر جبرئیل علیہ السلام نے اوس براق کو لاکر یون کہڑا کیا تو۔ بند

آیا براق یون دولہن آتی ہے جسطرح
تصویر آ ہوئے ختن آتی ہے جسطرح

تہم تہم کے نگہت چمن آتی ہے جسطرح
جون شمع سوئے انجمن آتی ہے جسطرح

پیشانی پر تہا آیہ اسری لکہا ہوا
سینہ پہ تہا دنی فتدلی لکہا ہوا

سیمین بدن کہون کہ اوسے گل بدن کہون
چشم سیہ کو چشم غزال ختن کہون
جلد بدن کو صورت برگ سمن کہون
موتی سے اوسکے دانت صدف سا دہن کہون

بڑہ جائے منزلون دم پرواز طیر سے
گردون پہ تہا وہ کوکب سیارہ سیر سے

خوشبو مین جسم عطرفشان گل سے بڑہ گیا
پہونچا جو تا بہ جزو قدم کل سے بڑہ گیا
ہر مو تہا یہ لطف کہ سنبل سے بڑہ گیا
شوخی پہ آگیا تو تسلسل سے بڑہ گیا

عنقا ہی گرد پہر کے نہ عرش آشیان ہوا
دریا قدم پہ گر کے اوسی کے روان ہوا

ہنگامہ گرم خیزی آتش کا اوس سے سرد
وہم حکم سے بہی سبک تازیون مین فرد
جبرئیل کا خیال بہی پائے نہ جسکے گرد
عنقائے مہر و کبک مہ آسا فلک نورد

اعجاز کا ظہور تہا چشم سیاہ سے
شوخی یہ کہہ رہی تہی چل آگے نگاہ سے

جناب سرور کائنات براق کو دیکہتے ہی چشم مبارک مین آنسو بہر لائے خطاب ہوا کہ اے جبرئیل یہ وقت عیش و کامرانی کا ہے میرے حبیب سے دریافت کر کہ ایسے

وقت مین باعثِ رنج و ملال کیا ہے آپنے عرض کیا بند

تجھپہ روشن ہے الٰہی کہ مجھے فکر ہے کیا
عمر بھر خاک بسر سوچ مین اُمت کے رہا

رنج ہے کس کا الم کس کا ہے غم ہی کس کا
مین نے سجدہ مین سدا انکے لیے کی ہے دعا

دل و جان سے مجھے منظور ہے راحت انکی
اپنے بچون سے فزون تر ہے محبت انکی

کانپتے آئینگے محشر مین رسولان تھر تھر
ہون مین اس فکر مین و تنہا نہایت مضطر

کون وان امت بیکس کی مری لیگا خبر
بخشدے انکو الٰہی کہ یہ ہین خاک بسر

یاد رہجائیگی یارب یہ عنایات تیری
ورنہ کیا کام یہ آئیگی ملاقات تیری

بس اوسی وقت حکم باری ہوا - بند

آئے راز کا اپنے تمہین محرم کردون
خلوتِ خاص مین سب علم و عمل دم کردون

فکر اعمال سے اُمت کے مین بیغم کردون
اپنا مختار تمہین شافعِ عالم کردون

رازِ مخفی کا ہم اپنے تمہین ہمراز کرین
ہمسے تم ناز کرو ہم تمہین ممتاز کرین

کج یا تنگ ترا محبوب جو آتا ہوگا
اور تیرے ساتھ اگر سارا زمانہ ہوگا

ہے یقین سب سے گناہوں کا ٹھکانہ ہوگا
تیرا آنا عفو کرنے کا بہانا ہوگا

اونکے اعمال نہ محشر میں شہا پوچھونگا
رو نمائی مین تمہارے اونہین جنت دونگا

پھر تو گھوڑے پہ دو عالم کا وہ سرتاج چڑھا
کوئی نعلین مبارک کو تھا سر پر دھرتا
چار جانب سے اوٹھا شور کہ اے صل علی
کوئی قدسونکی بلا لیکے یہ اوسدم بولا

آج خالق کا تجھے پیار مبارک ہووے
تجھکو اللہ کا دیدار مبارک ہووے

ترجیع بند

بسیو آج پونونکا چندرما سکھی رین کیسی اُجاری ہے
لگے باجے دھوم سے باجنے یہ برات کاہو کی بھاری ہے
جھون دیس مین برسے ہین دیا ہی سگری جگ مین اُجیاری ہے
سکھی آؤ کہ نگر چلین بنی جنکی آج طیاری ہے

بلغ العلا بکمالہ کشف الدجا بجمالہ
حسنت جمیع خصالہ صلو علیہ و الہ

سکھی آج رات ری ہو گئی جو تہی سرک پہ سراج ہان
وہ تلوک ناتھ جگت کے ہین نہین جانتا ہون جاوت کہان
اونہین لینے قدسیان آئی ہین وہ بنے ہین کاہو کے مہمان
کوئی گھر یا نہ کہی سے پرنت یہ موری ہردے مان

بلغ العلا بکمالہ کشف الدجا بجمالہ

حسنت جمیع خصالہ صلو علیہ و الہ

سکھی جات ہین اندر لوک کوہی بیارے جو اسوار ہو
ملکوت بونین ہین عرفو کہ ترنگ جلدی بڑہا یو

اری آؤری درشن پائیگی ہے بہاگ ہین برن تہیو
جبریل تہا بنی چرن پہ چلے مہاراج شاہی کے جی کہو

بلغ العلا بکمالہ کشف الدجا بجمالہ
حسنت جمیع خصالہ صلو علیہ و الہ

بیٹے جب سوار ترنگ پہ تو فرشتے بول اُٹھی جے ہری
مہاراج ناتا بتا ہو تم یہ داسیوں پہ دیا ہری

کہا سس نے سیس نوائی کے موری بہاگ جاگی ہری ہوئی
دو مین چرن لگائے کے بلہار میر بنی کری

بلغ العلا بکمالہ کشف الدجا بجمالہ
حسنت جمیع خصالہ صلو علیہ و الہ

سکھی اندر لوک کا ہی ترنگ سو براق نام و ہرا دسہے
نبی جی کے سیس مکٹ دہر و اونہیں اسے گہر لیسے بٹہایو ہے

اگلی تیج میتین مال ہی وہ انیک ابرن لایو ہے
جیون اور سے ملکوت نے یہ بہجن اسبہا کو سنایو ہے

بلغ العلا بکمالہ کشف الدجا بجمالہ
حسنت جمیع خصالہ صلو علیہ و الہ

سکھی اونکا برن کا کہون کو دیکہہ مین ریش ہو بائے ہے
وہ تو ہین محمد مصطفے اونہین سنگ جی لیلا سہائے ہے

کہی بات منہ سے بنت نہین جا بتر ہترا اڑ رہی ہے
یہ رفیق چرنی بہکاری ہی اونہین کا ہی منگل گائے ہے

بلغ العلا بکمالہ کشف الدجا بجمالہ

حسنت جمیع خصالہ صلو علیہ و آلہ

نقل ہے کہ اوس رات کو ستر ہزار فرشتے جانب راست اور اسّی ہزار فرشتے جانب چپ ایک ایک شمع ہاتھ مین لیئے ہوئے قدم قدم پہ روشنی دکھاتا جاتا تھا اور صلِ علیٰ کا شور بلند تھا اور قدسیون کی زبان پر یہ کلام فرحت انجام تھا

غزل

سبھی انبیا اولیا غوث و قطب آپس مین دہوم مچاوت ہین
چلو احمد میم کے در بن مان اب احمد کا جلوہ دکھاوت ہین
ہوا شوق خدا کو جو ملنے کا تو پیام حبیب کو یون ہونچا
چلے آؤ دنی فتدلیٰ تمھین جاننے والے بلاوت ہین
کوئی عرش پہ فرش بچھائے رہو کو نور کی باتی جلائے رہو معراج کی رین سہانی بہلی جبریل براق سجاوت ہین
ذرا شانِ الٰہی دیکھو تو کیسے رتبہ آپ کا ایسا ملا
جبریل امین منہ تلوؤن سے مل مل کے بنی کو جگاوت ہین
وہ عبا عربی وہ قبا مدنی وہ عمامہ نور کا ہے سر پہ
وہ ہے ٹیکا کہ مین بنوت کا سب دیکھ کے صبس لوادت ہین
دونون زلفین سورۂ لیل ہین وہ گہڑی کی والضحیٰ جیسے چمک
سر پاک پہ تاج ہے یٰسین کا سنو صلِ علیٰ سب گاوت ہین
سبھی حورین مِل مِل بات کرین یہ تن من ہمرو جین لیو
سکھی انی اناکی بانسریا یا دہ شام ہماری بجاوت ہین

الحاصل جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم راہ کے عجائبات و غرائبات ملاحظہ

فرماتے ہوئے۔ پہلے بیت المقدس مین پہونچے وہان کل انبیا آپ کے استقبال کیواسطے موجود تھے جبرئیل علیہ السلام نے براق کو حلقہ در سے باندھا اور اذان کہی اور آنحضرت صلی اللہ کو امام کیا بند

آگے ہوئے امام رسولِ فلک مقام
تسبیح سوتیون کے وہ در یتیم امام

پیچھے صفین نماز کو آراستہ تمام
طاعت مین وہ خضوع کہ آگے خدا کا کام

شبہ ذرا کسی کو سوائے یقین نہ تھا
کلمہ کے سب حروف تھے نقطہ کہین نہ تھا

سب مقتدی نبی تھے حبیب خدا امام
تکبیر کہہ کے نکلے زبان سے خدا کا نام

مسجد وہ جس مین فرش فیوض خدا تمام
ساقی سے مل گئے وہ پیا معرفت کا تمام

پیش مکان دل چمن دلکشائے حمد
الحمد پڑھکے آپ نے پائی نوائے حمد

اوٹھے جو ہاتھ پردہ وحدت اوٹھا دیا
قوسین کا رکوع مین عالم دکھا دیا

لب ہل گئے تو نقش دوئی کا مٹا دیا
تھے لامکان پہ سجدہ مین جب سر جھکا دیا

تحفہ ملا قبول کا ربِّ انام سے
ٹھہرے شفیع روزِ قیامت قیام سے

بعد نماز کے سب پیغمبرون نے زبان ستایش کہولی دولتِ بیقیاس رولی بعد شکر گذاری

باری تعالی آپ کی ثنا کی اور حالت ذوق و شوق مین اصلاح کیا تخمیس

جگ اوتارن ہی بترو نام تو ہے سانچو ہی — توہی کارن یہ چرتر بھیو دنیا مین سبھی
بولی بولا کلما تو پہ بہت ٹھیک بھی — مرحبا سید مکی مدنی العربی

دل و جان بعد فدایت چہ عجب خوش لقبی

چومے حورون نے چرن آئی ملک سیس جھکا — جب تو آکاس پہ جا دھوم سے پل مین پہونچا
بھولا پن دیکھ ترا پریم سے رب نے یہ کہا — نسبت نیست بذات تو بنی آدم را

برتر از عالم و آدم تو چہ عالی نسبی

تو سا جگ مین نہین کوئی نہوا پاس نہ دور — گیان اور دھیان دیا اور دم مین بھر پلور
سارے ست بیٹھے جو تیرے بین رچو تیرا نور — ذات پاک تو درین ملک عرب کردہ ظہور

زان سبب آمدہ قرآن بزبان عربی

جب بھیو نیک مہورت مین بنی تیرو جنم — چندر سورج کی بھئی جوت تری جوت سے کم
تو ہے عیسی ترے درشن سے یہ بولی مریم — سن بیدل بجمال تو عجب حیرانم

اللہ اللہ چہ جمال است بدین بوالعجبی

تہاپے مین مچی دھوم یہ تیری گھر گھر — توہی کو شر کو دہنی جا کے ڈہلی بین چھتر

دیکھہ درشن تیرا مین بہی یہ کہون جوڑکے کر
چشم رحمت بکشا سوئے من انداز نظر

اے قریشی لقبی ہاشمی و مطلبی

تونے آکاس پہ پربت یہین جہن مین پاک
جیسے علیک سے نکس جاتے ہے جیتون چالاک

بوے اوتاری بنی تو سے دیکھہ کہ ای سرور پاک
شب معراج عروج تو گذشت ار افلاک

بمقامیکہ رسیدی نرسد ہیچ نبی

تورے درشن کو نندر کی ہی بٹ آئس لگی
ہے دو داور دکی دکھہ کی یہی بیماری کی

دے تو ایک پہل موے جس سے کہ یہ دکھہ جائے بہی
سیدی انت حبیبی و طبیب قلبی

آمدہ سوئے تو قدسی پئے درمان طلبی

الغرض جب آسمان اوّل پر پہونچے تو حضرت آدم علیہ السلام سے ملاقات ہوئی انہون نے اپنی مہر دل افروز کی چمکتی ہوئی پیشانی کا بڑے پیار سے بوسہ لیا اور دیدار برکت آثار سے خوش ہوکر زبان شوق سے یون فرمانے لگے ۔ غزل

دیکھو حبیب کبریا پیغمبر پیغمبران
تسکین دلہاے حزین تاب و توان خستگان

باصد ادائے دلبری جاتا ہے سوئے لامکان
یہ بات عیسی مین کہان یہ حسن یوسف مین کہان

سلطان خوبان میرود ہر سو ہجوم عاشقان
چابک سواران یکطرف مسکین گدایان یکطرف

آئے ہین اونکو دیکھنے سب عاشقان بہم جان
دل کو سنبھالے سے کوئی اور کوئی کرتا ہی فغان

کوئی طپان سے خاک پر آنسو کسی کے ہین روان
اوس جلوہ گاہ نازنین سے مجمع حسرت کشان

سلطان خوبان سیر در ہر سو ہجوم عاشقان
چابک سواران یکطرف مسکین گدایان یکطرف

اوس مہر رفعت کے لئے چکر مین ہین ہفت آسمان
اوس رنگ سیر کے لئے مشتاق ہین سب خوشان

اوس ماہ طلعت کے لئے مضطر ہین جان قدسیان
اوس پاک صورت کے لئے بیتاب ہے سارا جہان

سلطان خوبان سیر در ہر سو ہجوم عاشقان
چابک سواران یکطرف مسکین گدایان یکطرف

نکلا ہے بنکر شام کو گھر سے سیر ابا نکا جوان
بکھرے ہین گورے گال پہ وہ گیسوئی عنبر فشان

رکھی ہے فرق پاک پہ تاج شکوہ عز وشان
عشاق دل تھامین ہوئے یون کرتے جاتے ہین بیان

سلطان خوبان سیر در ہر سو ہجوم عاشقان
چابک سواران یکطرف مسکین گدایان یکطرف

القصہ آپ نے آسمان اول پر نہایت پاکیزہ اور خوبصورت فرشتون کا ایک گروہ دیکھا کہ وہ سب تسبیح مین مشغول ستھے۔ غرضکہ آپ اسیطرح سیر کرتے ہوے سدرۃ المنتہیٰ تک پہونچے کہ وہ مقام خاص روح الامین کا ہے پس روح الامین نے اسطرح عرض کیا

مسدس

درگاہ کبریا مین فقط آپ ہی جائے
باتین خدا کی سنئے اور اپنی سنائے

است گواہی یا شہ دین بخشوائے
پہونچون مین اوس مقام مین کیونکر تاب ہے

جانا یہان سے آگے تمہارا ہی کام ہے
جل جائین پر فرشتونکے یہ وہ مقام ہے

ہیبت سے کانپنے لگے بازو سیرے تمام
اللہ سے اور تم سے وہان ہونگے کلام

رخصت مین اس سبب سے ہوا سید انام
ایسی جگہہ پہ کب ہے بھلا دوسرے کا کام

جانا یہان سے آگے تمہارا ہی کام ہے
جل جائین پرشتونکے یہ وہ مقام ہے

غرض کہ آپ سدرۃ المنتہی سے تنہا چلے اور ہزارون پردے حجاب کے طے کئے یہانتک کہ براق بھی رفتار سے رہگیا پھر رفرف آیا وہ بھی عرش تک پہونچا کر ہو گیا پھر وہان سے قاب قوسین او ادنی کے خلوت خانہ مین پہونچکر ماوحی الی عبدہٖ فاوحی کے محرم اسرار ہوئے۔ غزل

درجۂ قرب دنی و فتدلی تیرا
کرسی و لوح تری عرش معلی تیرا
علت غای کونین بنا کر تجھ کو
جان لولاک ہے تو شان تری خلق عظیم
سوف یعطیک دلیل شرف اشرف کل
عندلیب گل رخسار محمد بن کر
سینہ گنجینۂ اسرار خداوند کریم

قاب قوسین سے ہے ایک مرتبۂ ادنی تیرا
عرش کیا چیز ہے خود ایزد اعلی تیرا
لفظ کن بول اوٹھا عاشق شیدا تیرا
لقب خاص بشیر او نذیر اتیرا
ہل اتی تاج سر اقدس ولا تیرا
زمرمہ سنج ہوا خالق یکتا تیرا
مسکن عشق خدا قلب مصفا تیرا

مرض عشق بہی مجکو خوشا ہے نصیب | دل مین ہے عشق ترا سر مین ہے سودا ترا

حافظ خستہ کو اے ختم رسل منظر کل
ابتو دکہا گنبد خضرا ترا

اس مقام قریب اختصاص مین یدِ قدرت نے اپنے فیض بہرے سینے کو نور سے معمور کر دیا اور علم اولین و آخرین آپ کو ملا پہر ایسے مقام پر پہونچے کہ عالم قدم سے قدم تن سے تن دل سے دل جان سے بیخبر ہوا عالم طالب قدم قدم جویائے تن تن خواہان دل دل متلاشی جان تہا۔ مدارج النبوۃ مین لکہا ہے کہ جب خواجہ عالم صلی اللہ علیہ وسلم مقام قریب پر پہونچے خطاب بخشا انبساط سنا کہ اے محمدؐ دستور ہے کہ جب کوئے حبیب دور و دراز سفر سے اپنے وطن کو جاتا ہے اپنے احباب کے لئے کیا تحفہ لایا۔ بند

کی عرض یہ حبیب خدا نے کہ اے خدا | تو خود غنی ہے کیا ہے کمی تجہ کو کبریا
پر خالی ہاتہ یان بہی نہین آیا مصطفےٰ | تحفہ ترے حضور مین لایا ہے ایک نیا

اُمت سے جو خطائین کہ غفلت مین ہین ہوئین
تقصیر اون کی معاف تو کر رب العالمین

پس اوسی وقت ارشاد باری ہوا۔

ابیات

ہوا ارشاد کہ جا بخشدیا اُمت کو
تری اُمت کے بس اب چاہنے والے ہم ہین
ہمکو سب بات تری آج خوش آئی پیارے
جسے چاہو اوسے بخشالو اسیدم پیارے

مژدہ یہ میری طرف سے یہ سنا اُمت کو
تو جو بخشاتا ہے تو بخش نے والے ہم ہین
جاب تجھے کردیا مختار خدائی پیارے
کیا کوئی اب ترے رتبے مین بھلا دم مارے

جب بشارت رحم انگیین کہہ غیبی نے سنائی تو حضرت نے اوس تفصیل کے شکر مین ہدیہ آنجناب السلام والصلواۃ بارگاہ خداوندی مین پیش کیا بجواب الہام ہوا کہ السلام علیک ایہا النبی و رحمۃ اللہ برکاتہ جب حضرت نے خطاب سلام و رحمت خاص اپنے لئے سنا اور امت عاصی کا کچھ ذکر نہ آیا با دل بیتاب ہو کر زبان گوہر فشان سے السلام علینا و علی عباد الصالحین۔ گنہگار امت مرقومہ کو بھی دولت رحمت مین شریک فرمایا ملائکہ ملکوت نے سنا کہ ایسے قرب و اختصاص مین نبی کریم رسول رحیم اُمت دل شکستہ کو نہ بھولے جو آواز مدح و ثنائے رسول بلند کیا کہ اشہدان لا الہ الا اللہ و اشہدان محمد عبدہ و رسولہٗ جب وقت رخصت قریب ہوا ارشاد ہوا جو ع مشت خاک بجانب قدس تری ذات سے اگر تو عالم خاک پر رونق بخش ہوگا کون ہدایت اونکی کریگا پس خلعت وقت مرحمت ہوا اور ارشاد ہوا۔ مخمس

مبارک ہو اسے عرش پر آنیوالے
ذرا منہ تو دکھلادے دکھلانے والے

تمہین تو ہو قرب خدا پانے والے
مین صدقے ترے زلف لٹکانے والے

دلِ عاشق زار او لجھانے والے

ہے نظرون نے تیری مجھے آج مارا
عرش کرنا روشن قدم سے دوبارا

ہوا میرا دل تیری فرقت سے بارا
پھر آنا ادھر بھی یہ گھر ہے تمہارا

میرے دل طپیدہ کے تڑپانیوالے

بنیون مین تیری امامت بہی ہوگی
یہ سنکر کہا تیری رحمت بہی ہو گی

فرشتون کی حاضر جماعت بہی ہوگی
مین تنہا نہ آؤنگا امت بہی ہوگی

ذرا مجہسے سن لے او بلوانیوالے

اگر و غم نہ امت کا زنہار سرور
وہ بندے ہین میرے تو اون کا پیغمبر

مین جنت مین دونگا اونہین ایک ایک گھر
ہوا پہر یہ ارشاد اے میرے دلبر

قیامت کو لانا ارے لانیوالے

ابوبکرؓ عمرؓ دونون تہامے ہوئے دل
فغان سے یہ آواز آتی تہی ہائل

اور عثمانؓ و حیدرؓ یہ کہتے تہے شامل
ہزارون تڑپتے ہین لاکھون ہین بسمل

تہین پر تمہاری قسم کہانیوالے

غرضکہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم دولت وصال سے مالا مال اور نعمت ہمکلامی سے خوش حال ہو کر حرم محترم مین تشریف لائے دیکھا تو زنجیر حجرہ بدستور ہلتی تہی اور بستر استراحت اوسیطرح گرم تہا صبح کو حال معراج کا یارون سے بیان فرمایا بخشش امت کا مژدہ سنایا سب کے دلون کو خوشی سے مثل گل کہلایا۔ بیساختہ سب کے زبان پر آیا غزل

پسند آئی نہ کوئی شکل بر صورت محمدؐ کی
مدینے کیطرف لوگون کو جب جاتے ہوے دیکھا
گلون نے رنگ تارون نے ضیا ذرا ذرا نے مانگی

ہمارے دلمین چبہہ کر رہگئی حسرت محمدؐ کی
ہمارے دلکو تڑپانے لگی الفت محمدؐ کی
پکارا دل میرا دے یا خدا الفت محمدؐ کی

لحد سے اے فرشتو تم کہاں جاتے ہو بیٹھو بھی
مجھے کو اے فشار قبر صدمے دے اذیت دے

ذرا تسکین ہو باتیں کرو حضرت محمدؐ کی
ذرا دل کو پتا تا ہمیں ہے حسرت محمدؐ کی

نہ ہم دوزخ میں جائینگے نہ ہم جنت میں جائینگے
کھڑے دیکھا کرینگے حشر میں صورت محمدؐ کی

رب سلم علی رسول اللہ   مرحبا مرحبا رسول اللہ   اوسکی کشتی کو موج کا کیا غم   جسکے ہیں ناخدا رسول اللہ

مجکو مطلوب بس یہی دو ہیں
اک خدا دوسرا رسول اللہ

قطعہ تاریخ از جناب مولوی سید نظام الدین صاحب نظام گلشن آبادی مصاحب نواب صاحب والئے جاورہ

بیخود ہوں میں جو عشق نبیؐ میں تو کیا ہوا
عشرت ہے راستے میں مری مشت غبار کو
میں کعبہ شریف سمجھکر کروں طواف
چھیڑا ہے آج حضرت بسمل نے خیر سے
حیران ہوں میں صفائی غزلہائے نعت سے
ہر شعر پر ہے وجد دل اہل حال کو

خود ہی خدا ہے عاشق زار محمدؐ ہی
ہے فرش راہ شہر و دیار محمدؐ ہی
آنکھوں سے دیکھ لوں جو مزار محمدؐ ہی
در پردہ ساز نغمۂ تار محمدؐ ہی
ہے صفحہ صفحہ آئینہ دار محمدؐ ہی
پیش نظر ہے نقش و نگار محمدؐ ہی

مطبوع طبع ہے سن ہجری جو ہر طبع
لکھدو نظام - باغ و بہار محمدؐ ہی
سنہ ۱۹

ماہی گیر ناگری ۴ر	اشتہار فروخت کتب ناٹک	قتل نظیر ۴ر

کتب ناٹک مفصلہ ذیل جو آجکل تھیٹریکل کمپنیون مین کھیلے جاتے ہین ہمارے کارخانہ مین موجود ہین جو صاحبون کو خریداری منظور ہو بارسال قیمت مقررہ یا بذریعہ ویلیوپی ایبل طلب فرماوین فوراً روانہ ہون گے

نمبر	کتب ناٹک تالیف و تصنیف حافظ محمد عبد اللہ صاحب	قیمت	نمبر	کتب ناٹک تالیف و تصنیف حافظ محمد عبد اللہ صاحب	قیمت	نمبر	کتب ناٹک تالیف و تصنیف مرزا نظیر بیگ صاحب	قیمت
۱	ظلم اظلم	۴ر	۲۵	زہرہ بہرام ناگری	۶ر	۱	ہرسچندر ناٹک نظیر اردو	۴ر
۲	سیف سلیمانی	۴ر	۲۶	صنوبر شمشاد	۳ر	۲	الہ دین چراغ عجیب	۴ر
۳	بزم فیروز جشن پرستان	۳ر	۲۷	محمود شاہ	۴ر	۳	رام لیلا ناٹک	۶ر
۴	بزم فرخ حافظ	۳ر	۲۸	نقش سلیمانی	۴ر	۴	نل دمن ہر دو حصہ	۸ر
۵	علی بابا	۴ر	۲۹	پورن بھگت	۳ر	۵	بین شہزادی	۴ر
۶	فریب فتنہ	۳ر	۳۰	شیرین فرہاد	۴ر	۶	جدید ناٹک حقیقت راسے	۶ر
۷	پولیس ڈراما	۵ر	۳۱	انجام محبت	۳ر	۷	بلبل بیمار	۴ر
۸	بینظیر بدر منیر	۳ر	۳۲	پسندیدہ جہان	۶ر	۸	ماہی گیر	۴ر
۹	گل بکاولی	۳ر	۳۳	گنجینۂ محبت ہر دو حصہ	۱۲ر	۹	کرشن اوتار	۳ر
۱۰	غدار دوست	۳ر	۳۴	چندا چور خورشید نور	۲ر	۱۰	نیرنگ عشق	۴ر
۱۱	بزم سلیمان	۳ر	۳۵	نیرنگ الفت	۳ر	۱۱	تائید غدا	۴ر
۱۲	خون عاشق جانباز	۵ر	۳۶	ہیر رانجھا	۳ر	۱۲	چندر بدن	۳ر
۱۳	فتنہ خانم	۳ر	۳۷	ہوائی مجلس	۲ر	۱۳	فسانہ عجائب	۴ر
۱۴	اندر سبھا امانت	۳ر	۳۸	ضیابیہ عالم نورجہان	۴ر	۱۴	سروش سخن	۳ر
۱۵	رحم داور	۳ر	۳۹	نور الدین جشن امروز	۱ر	۱۵	چندراولی	۵ر
۱۶	زہرہ بہرام	۳ر	۴۰	پولیس ناصح	۱ر	۱۶	ابوالحسن خوش قسمت	۵ر
۱۷	ستم ہامان	۳ر	۴۱	چمیلی گلاب	۱ہر	۱۷	آفتاب اجودھیا	۵ر
۱۸	حاتم طائی	۴ر	۴۲	فریب محبت	۱ہر	۱۸	نئی طرز گلزار وزیریہ	۶ر
۱۹	لیلیٰ مجنون	۳ر	۴۳	اندھیر نگری	۱ہر	۱۹	کرشن اوتار ناگری	۶ر
۲۰	شکنتلا ناگری	۶ر	۴۴	چنیان شان	۱ہر	۲۰	ستم عشق و الفت	۴ر
۲۱	״ اردو	۶ر	۴۵	کیسر جعفر	۱ر	۲۱	ہملٹ	۸ر
۲۲	طلسم ہوش با مؤلفہ نصیب خان	۶ر	۴۶	ہرسچندر ناٹک ناگری نظیر	۶ر	۲۲	رومیو جولیٹ	۸ر
۲۳	جام جہان نما	۸ر	۴۷	چترا بکاولی	۶ر	۲۳	بھول بھلیاں	۸ر
۲۴	چندراولی ناگری	۶ر	۴۸	رام لیلا ناٹک ناگری	۶ر	۲۴	آئینہ دل فروش	۸ر

المشتہر محمد محبوب خان و محمد حسین خان مالک مطبع الٰہی محلہ کمبوہ ٹولہ آگرہ۔